ساتوین زینب بنت جحش مطلقہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہا +
آٹھوین ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی
نوین صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت حیی بن اخطب یہودی قریظہ کی
دسوین جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت حارث خزاعی مصطلقی کی اور حرم سے
ایک ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالی عنہا جنکے شکم سے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے
اور حالت شیرخوارگی مین انتقال فرما گئے اور دوسری ریحانہ رضی اللہ تعالی عنہا بنت عمر و قریظی کے

بیان حال اولاد مکرمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجز ابراہیم علیہ السلام کی سب شکم
خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے پیدا ہوئی دوسری قاسم علیہ السلام
کہ صغر سن مین انتقال فرما گئے تیسرے زینب رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ ابو العاص
اونسے اولاد ہوی پر وہ سب اولاد حضرت کی روبرو رحلت فرما گئین
چوتھے رقیہ رضی اللہ تعالی زوجہ اولی عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی اونسے
بھی نسل باقی نرہی پانچوین ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ ثانیہ عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ کی وہ بھی حضرت کے سامنے انتقال فرما گئین چھٹی فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالی عنہا زوجہ علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی اونکے دو صاحبزادے حسن +
حسین علیہما السلام اور ایک دختر زینب رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ عبد اللہ
جواد بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ سے آجتک نسل جاری ہے اور دوسری دختر
ام کلثوم زوجہ عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہا کہ بھی فرزند ہوی مگر نسل نرہی اور محسن
اور ایک دختر رضی اللہ تعالی عنہا نے حالت شیرخوارگی مین رحلت فرمائی اور
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ مہینے تک زندہ رہین
بعد چھ مہینے کے انھون بھی اس جہان فانی کو پدرود فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال خلفاء راشدین و ائمہ مہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا

بیان حال خلافت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا

جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہان فانی سے
انتقال فرمایا برطبق اشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر المومنین
ابوبکر صدیق ابن ابی قحافہ رضی اللہ تعالی عنہما باجماع مہاجرین و انصار کے
خلیفہ ہوئے دو برس تک خلافت کی مرتدین اور منافقین کو قتل کر کے
تمام جزیرہ عرب کو شرک و کفر سے پاک کیا عہد اونکا بعینہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھا جمیع اہل اسلام یکدل و یکرو و یکزبان تھے اور وہ رضی اللہ تعالی عنہ
قدم بقدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے جب عمر اونکی بھی تریسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی مرض الموت
گریبان گیر ہوا تب آپنے مطابق اپنے رویای صادقہ کی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو
خلیفہ کیا اور ایک وثیقہ بدستخط مہاجرین و انصار باب خلافت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مین
تحریر فرمایا کسی نے چون و چرا نکیا اور آپ بوقت عصر دو بائیسوین ۲۲ جمادی الاول جمعہ
کے دن سنہ ۱۳ تیرہ ہجری مین رونق فرمای عالم بقا ہو کر پائین قبر جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدفون ہوئی انا للہ و انا الیہ راجعون

بیان حال خلافت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا

بعد اونکے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ باجماع مہاجرین و انصار
موافق وثیقہ مسطورہ خلیفہ اول کے خلیفہ ہوئے دس برس تک
خلافت کی آپکا عہد بھی مثل عہد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے رہا
مطلقاً تجاوز سجادہ محمدیہ سے نہوا اور ہمیشہ مجاہدات اور ریاضات مین
مشغول رہے جنگل سے لکڑیان توڑ لاتے اور اوسکو بیچکر صرف مایحتاج
کرتے عدل کی داد دی اور علم دین متین کا بلند کیا روم اور شام اور عجم اونکے
عہد مسعود مین دار الاسلام ہوئے قیصر اور کسری اور فراعنہ مصر تہ تیغ ہوئے
جب آپکی عمر بھی تریسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی ابو لولو مجوسی نے نماز صبح مین زہر آلود
خنجر سے اونکو زخمی کیا سنہ ۲۳ تیئس ہجری مین اونکو شہید کیا اور اوس
شقی ازلی نے گرفتار ہوکر اپنے تئین بھی اوسی چھوری سے ہلاک کیا

من بعد لاش خلیفہ ثانی کی پائین قبر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان حال خلافت امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کا

چونکہ خلیفہ ثانی نے وقت رحلت کے وصیت کی تھی کہ بعد میرے خلافت ان چھہ
صحابہ مین سے کہ عثمان بن عفان اور علی بن ابیطالب اور عبد الرحمن بن عوف
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم
مین ایک شخص باسترضائی ہوکر اختیار کرین بنا برعلیہ جمیع مہاجرین وانصار نی باہم
شوری کر کے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو خلیفہ کیا آپنی بارہ برس
خلافت کی اور وضع محمدیہ کو بدستور قایم رکھا اور آپکی عہد مین اکثر بلاد کفر مانند خراسان
اور ایران وغیرہ کے مفتوح ہوئی اور بلدہای مفتوحہ سابقہ نہایت آباد ہوئے
آخر بسبب شرارت مروان بن حکم کے کہ داماد خلیفہ ثالث کا تھا اور اپنی فن وفریب سے
اوس دربار مین محیط ہو گیا تھا تیس ہزار آدمی مصر اور کوفہ وغیرہ نے مخالف و بدگمان
ہوکر چالیس روز تک آپکے گھر کا محاصرہ کیا اور آب و دانہ وغیرہ اشیاء ضروریہ آپکے
اور آپکی اہل پر مسدود کیا اور مانع آمد و رفت مسجد نبوی کی ہوی آپنے جملہ مخلصین
اور مہاجرین اور انصار اور اتباع کو کہ بسبب ماانتفاق اور دفع بغاوت مین بدل وجان
مصروف تھی مقابلہ اور مقاتلہ سے ممانعت کی اور فرمایا کہ مجھکو بموجب فرمودہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی شہادت کا یقین ہے مین نہین چاہتا ہون کہ میرے
واسطے خون کسی مسلمان کا گرے تاہم حسنین علیہما السلام بفرمودہ علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ کی اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ابو ہریرہ اور چند اصحاب رضوان اللہ علیہم خلیفہ
ثالث کے ساتھ بغرض حفظ اندر گھر کے تھی اور بلوائیون کی مدافعت مین بدل وجان کوشش کرتی
تھے اور جب بلوائی ہجوم کرتے تو سنگ اور چوب سے دفع کرتے اور دروازہ کو
مستحکم کرتے چنانچہ جسم مبارک امام حسن علیہ السلام کا اس کشمکش مین خون آلودہ
ہوا اسی ہنگامہ مین جب جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ جناب ذی النورین رضی اللہ عنہ کی

عنہ کے پاس آئے تو چابک سے اون بلوائیون کو مار کر علیحدہ کر دیتے اور لعن اور شتم
اونکو کرتے آخر چند اشقیائی راہ دروازہ کو چھوڑ کر پس دیوار نقب لگایا اور عصر کے
وقت جمعہ کے روز سنہ پینتیس ۳۵ ہجری مین بعمر بیاسی سالگی آپکو شہید کیا کہتے ہین
سرخیل قاتلان محمد بن ابی بکر تھے مگر شہادت کسی اور کے ہاتھ سے
واقع ہوئی واللہ اعلم بالصواب پھر بوجہ خوف اون بلوائیونکی بعض اصحاب نے
بطور اخفا آپکی لاش کو راتکی وقت جنت البقیع مین لیجا کر دفن کیا انا للہ و انا الیہ راجعون

بیان حال خلافت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا

بعد ازان عین ہنگامہ مین اون بلوائیون نا ہنجار سے لاچار ہو کر بضرورت
وقت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے بیعت سب مہاجرین
وانصار کی اور نیز برای مصلحت وقت اون بلوائیان ستمگار کی قبول فرمائی
پر ہمیشہ اونکی کج ادائیون اور بد وضعیون سے رنجیدہ خاطر رہتے تھے اور اونہین
بد قماشونکی افترا سے اولاً آپکو جنگ جمل با عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پیش
آئی طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہما اور قریب چار سو کے صحابہ کبار سے
اوس جنگ مین شہید ہوئے ثانیاً جب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور عمرو
بن عاص نے بہانہ طلب قصاص خون امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی
آپسے مین بغاوت کی اور معزولی امارت شام کی کہ عرصہ پندرہ سال سے کر رہے تھے
ثانی بلکہ ستر لڑائیان فیما بین ہوئین تب بھی ان مصریان بیحیا اور کوفیان بیوفا
کہ اپنے تئین شیعان علی کہتے تھے بجز نامردی اور نافرمانی کے کچھ اور سرزد
نہوا بہر حال ساڑھے پانچ برس جناب مرتضوی رضی اللہ تعالی عنہ نے
خلافت کی کبھی کا فرونسے لڑنے کی نوبت نہ پہنچی بلکہ نواحب شام اور خوارج
ہی سے جنگ رہی دار الخلافت آپکا کوفہ رہا آخر انیسوین ۱۹ رمضان المبارک کو
نماز فجر مین عبد الرحمن بن ملجم شقی نے تیغ زہر آلود آپکی فرق مبارک پہ مارے
اس زخم لاعلاج سے تیسری دن اکیسوین ۲۱ تاریخ رمضان سنہ چالیس ۴۰ ہجری مین آپنے

انتقال فرمایا عمر شریف آپکی بہی قریب تریسٹھ ۶۳ برس کی تہی حسنین علیہما السلام نے موافق وصیت کی آپکو نجف مین لیجا کر مدفون کیا اور قبر کو برابر کر دیا اور ابن ملجم کو عوض قصاص کے واصل جہنم کیا انا للہ وانا الیہ راجعون ❊

بیان احوال خلافت وشہادت امیر المومنین امام حسن علیہ السلام کا

ولادت آپکی نصف رمضان یوم سہ شنبہ سنہ تین ۳ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئے بعد از شہادت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے امام حسن علیہ السلام نے چہ مہینے خلافت کر کے دورہ خلافت کو کہ موافق حدیث نبوی کے تیس ۳۰ برس کا تہا تمام کیا سنہ اکتالیس ۴۱ ہجری مین معاویہ بن ابی سفیان نے آپ پر فوج کشی کی کوفیان بیوفا نے دعوی شیعیت کو فسخ کر کے طریق بیوفائی کا اختیار کیا تب امیر المومنین امام حسن علیہ السلام نے بنظر رفع شر وفتنہ بین المومنین کی پانچ خلافت سے خلع کیا اور امیر معاویہ سے بیعت کی اور تا ایام حیات صلح پر قایم رہے امام حسین علیہ السلام اگرچہ ابتدا مین یہ امر گران گذرا لیکن جب کیفیت عدل وانصاف اور تقوی امیر معاویہ کے سمع مبارک مین پہنچی تب آپ بہی رضامند ہوئی سنہ پچاس ۵۰ ہجری مین امام حسن علیہ السلام کو آپکی زوجہ مسماۃ جعدہ نے شاید باغوای مروان کی کہ اوسوقت مین امیر معاویہ کی جانب سے حاکم مدینہ کا تہا زہر اس سودہ آپکی پانی مین ملا دیا اوسکی پیتے ہی آپکا جگر پارہ پارہ ہو کر قے کی راہ سے کرنے لگا اور انتیسوین ۲۹ صفر کو آپنے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا عمر شریف آپکی قریب سنتالیس ۴۷ برس کی تہی پہر آپکو بسبب ہنگامہ پردازی وتیر اندازی مروان بد سگال کی جنت البقیع مین لیجا کر مدفون کیا انا للہ وانا الیہ راجعون ❊

بیان احوال شہادت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کا

ولادت آپکی چوتھی شعبان روز سہ شنبہ سنہ چار ۴ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئی بعد شہادت امام حسن علیہ السلام کی امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد کیا اور اہل شام سے بیعت لیکر مروان

کو لکہہ بہیجا کہ اہل مدینہ سے یزید کی خلافت کی بیعت لیوی سنہ ۵۰ آلبا ۵۰ اون ہجریہ مین آپ بہی واسطے ادائے مناسک حج کی حجاز مین آئے اور روسائے حجاز سے بیعت یزید کی طلب کی عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمر اور حسین بن علی اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم نے ہرگز بیعت یزید کی قبول نفرمائی امیر معاویہ ساکت ہوکر شام کو مایوس پہر گئی انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ برس ریاست عام کرکے رحلت کر گئے من بعد یزید اپنے پدر کا جانشین ہوکر سرگرم فسق و فجور رہا اور ولید کو کہ اوس زمانہ مین مدینہ منورہ کا حاکم تہا لکہہ بہیجا کہ بجبر تمام امام حسین اور عبیداللہ بن زبیر سے بیعت لیوے رضی اللہ عنہما والا قتل کرے یہ دونو حضرات اس خبر وحشت اثر کو سنکر شبا شب مکہ معظمہ کو تشریف فرما ہوئے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ مسجد حرام مین گوشہ نشین ہوئے جب اہل کوفہ نے یہ خبر سنی خطوط متواتر آپکی طلب مین بہیجے اس مضمون کے کہ آپ کوفہ مین تشریف لائی ہم بدل وجان آپکی شریک ہین آپنے مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ اپنے چچا زاد بہائی کو کوفہ کے جانب روانہ کیا انہون نے کوفہ مین پہنچکر آپکو لکہا کہ یہان بیس ہزار آدمیون نے بیعت کی ہے آپ جلد تشریف لائی اس عرصہ مین عبیداللہ بن زیاد نے مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا القصہ آپنے عشرہ ذی الحجہ کو سنہ ۶۰ ساٹہ ہجریہ مین مع اہل و عیال جانب عراق کوچ فرمایا جب قریب کوفہ کے پہنچے یہ خبر یزید پلید کو پہنچی اوسنے عبیداللہ بن زیاد حاکم کوفہ کو واسطے مقابلہ جناب امام حسین علیہ السلام کے لکہا اوس شقی ازلی نے چار ہزار اشرار کوفہ کو بسپہ سالاری عمر بن سعد کے روانہ کیا اور پے درپے فوج بہیجنا شروع کیا یہانتک کہ بیس ہزار اشقیا جمع ہوگئی جناب سید مظلوم نے یہ رنگ ملاحظہ فرماکر قصد مراجعت مدینہ طیبہ کا کیا جب میدان کربلا مین وارد ہوئے اوس جماعت بد عہد نے آپکا محاصرہ کیا آپنے اوس فوج

سرداروں نے ارشاد کیا کہ ای قوم دغا کیش ہم تمہارے طلب کی موافق یہان آئے
ہین تمنی ہمکو اسی واسطے بلایا تھا خوب ہماری مہمانی کا سامان کیا ہے
اور ہر طرح سے فہمایش کی اون مخذولان ناعاقبت اندیش نے طلب سی صحف
انکار کیا اور قصد خونریزی اور فتنہ انگیزی کا مسمم کرکے آپ پر اور آپکی اہل وعیال
دو روز تک آب و دانہ بند کیا دہم محرم یوم جمعہ سنہ اکسٹہ ۶۱ ہجری کو آپکو ہا
معہ بہتا دو دو تن از ہمزا د رفقا شہید کیا مدت عمر آپکی چپن ۵۶ برس
پانچ مہینے آٹھ روز کی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کا

کنیت آپکی ابو محمد اور ابو الحسن اور لقب سید زین العابدین اور سجاد ہی
والدہ آپکی شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ عجم کی ہین ولادت آپکی بقول
اصح سنہ تینتیس ۳۳ ہجری زمان حیات امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین بمقام
مدینہ منورہ واقع ہوئی آپ واقعہ کربلا مین بمعیت اپنی والد ماجد کی بیمار تھے
اشقیای لشکر یزید آپکو معہ مخدرات عصمت شام کو لیگئی یزید نے آپکو معہ
اہل بیت کی مدینہ طیبہ کو بہیجا آپ جسوقت وضو کرتے تھے رنگ چہرہ مبارک
زرد ہوجاتا تہا اور ہر گاہ نماز کو کہڑے ہوتے تھے کمال رعب آپ پر طاری
ہوتا تہا لوگون نے اسکی وجہ پوچہی ارشاد کیا کہ تم نہین جانتے ہو کہ مین کسکی
نزد میں جاتا ہون اور کسکی روبرو کہڑا ہوتا ہون وفات آپکی اٹھارہ ۱۸ ہوین
محرم سنہ چورانوے ۹۴ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئی جنت البقیع
مین مدفون ہوئے عمر شریف آپکی ستاون برس کی تہی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام محمد باقر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہما کا

والدہ آپکی ام عبد اللہ دختر امام حسن علیہ السلام کی ہین ولادت آپکی
بقول اصح جمعہ کے دن غرہ رجب سنہ ستاون ہجری مین بمقام مدینہ
منورہ واقع ہوئی جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کو آپنے دیکہا تہا

اونہونے سلام جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکو پہونچایا تہا آپ فرماتے تہے کہ ایسا نکے حق مین بکبیری بلا ہے اگرمین انکو چاہون متو یہ نہین ہوتے اگرچہ وہ دون منحرف ہوئے جاتے ہین وفات آپکی سنہ ایکسو چودہ ۱۱۴ ہجری مین مدینہ منورہ مین واقع ہوئی جنت البقیع مین مدفون ہوئے عمر آپکی ستاون ۵۷ برسکی تہی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہما کا

والدہ آپکی فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ہین ولادت آپکی سنہ اسی ہجری مین اور وفات پندرہوین ۱۵ رجب سنہ ایکسو اڑتالیس ۱۴۸ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئی جنت البقیع مین مدفون ہوئی عمر شریف پینسٹھ ۶۵ یا اڑسٹھ ۶۸ برسکی تہی آپ افقہ فقہاء مدینہ کی تہی امام ابو حنیفہ آپکی شاگرد تہی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال ابو ابراہیم امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا

والدہ آپکی حمیدہ بربریہ ام ولد ہین ولادت آپکی آٹھوین ۸ صفر سنہ ایکسو اٹھائیس ۱۲۸ ہجری مین بمقام ابوا ہین المکہ والمدینہ اور وفات چھٹی رجب سنہ ایکسو چہیاسی ۱۸۶ مین بعہد ہارون رشید بمقام بغداد بعمر پینتالیس ۴۵ یا پچپن ۵۵ برسکی واقع ہوئی آپ قران شریف کو بکمال قراءت وخوش الحانی سے پڑہتے تہے یہانتک کہ سامعین بیتاب ہوکر زار زار روتے تہے انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام ابو الحسن علی رضا بن امام موسی کاظم رضی اللہ عنہما کا

والدہ آپکی سکینہ نوبیہ ام ولد ہین ولادت آپکی بارہوین ۱۲ ربیع الثانی سنہ ایکسو ترانوی ۱۹۳ مین بمقام مدینہ منورہ اور وفات بائیسوین ۲۲ رمضان المبارک سنہ دوسو آٹھ ۲۰۸ ہجری مین بعمر پنجاہ وپنج سالگی بعہد مامون رشید واقع ہوئی مامون نے آپکو اپنا ولیعہد کیا تہا انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام ابو جعفر محمد تقی جواد بن امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہما کا

والدہ آپکی خیزران یا ریحانہ ہین ولادت باسعادت جمعہ کے دن بارہوین ۱۲ رجب سنہ ایکسو پچانوے ۱۹۵ مین بمقام مدینہ طیبہ اور وفات ستائیسوین ذی الحجہ سنہ دوسو دس ۲۱۰ ہجری مین بمقام بغداد وبعہد معتصم باللہ بعمر بست وپنج سالگی واقع ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام ابوالحسن علی نقی ہادی بن امام محمد تقی رضی اللہ عنہما کا

والدہ آپکی شمامہ ام ولد یا ام الفضل دختر مامون ہین ولادت باسعادت بمقام مدینہ منورہ تیرہوین رجب سنہ دوسو چودہ ۲۱۴ اور وفات آواخر جمادی الثانی سنہ دوسو چون ۲۵۴ ہجری مین بمقام سر من رای بعہد معتز باللہ بعمر چالیس یا چالیس و یک سالگی واقع ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام ابو محمد حسن زکی عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ عنہما کا

والدہ آپکی مسماۃ سوسن ام ولد ہین ولادت باسعادت روز دوشنبہ چہارم ربیع الاول سنہ دوسو اکتیس ۲۳۱ بمقام مدینہ طیبہ اور وفات ماہ ربیع اول سنہ دوسو ساٹھ ۲۶۰ ہجری مین بعمر بست و ہفت سالگی بمقام سر من رای واقع ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بیان احوال امام ابوالقاسم محمد مہدی بن امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما

والدہ آپکی مسماۃ صیقل ام ولد ہین ولادت باسعادت تیئسوین ۲۳ رمضان المبارک سنہ دوسو اٹھاون ہجری مین واقع ہوئی زعم شیعہ کا یہ ہے کہ آپنے سنہ دوسو ۲۶۵ پینسٹھ ہجری مین غیوبت اختیار کی اور آپ ہی مہدی موعود ہین اور مذہب اہل سنت وجماعت مین بروایت احادیث صحاح مہدی موعود آخر زمانہ مین جس وقت دین اسلام ضعیف ہوجائیگا تولد ہوینگے اور دین اسلام کو ترقی او رعروج بخشینگے اور بنائی کفر و نفاق کو منہدم فرماوینگے اور عیسی علیہ السلام بھی اوسی زمانہ مین آسمان سے زمین پر نزول فرماوینگے و مؤید دین محمدی کے ہوکر فتنہ دجال و شر یاجوج ماجوج کو رفع کرینگے

بیان احوال ائمہ اربعہ مجتہدین کا شکر اللہ سعیہم

بیان احوال امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہما اللہ تعالی کا

پدر بزرگوار اوس امام عالی مقام کی کابلی الاصل ہین مگر ولادت آپکی کوفہ مین واقع ہوئی اور وہین آپنے نشو و نما پایا بعد تکمیل کے صحبت مین چند اصحاب باصفا اور تابعین سے کے پہنچے اور صحبت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی پائی اور اوسی سبب فائدے حاصل کئے یہانتک مقبولیت کا درجہ پایا کہ تا دور قیامت اونکا مذہب باعث فروغ دین محمدی کا رہیگا انشاء اللہ تعالی ریاضت اور عبادت کا

یہ حال تھا کہ ہر شب تین سو رکعت نماز ادا کرتے تھے ایکروز راہ مین گزرتے ایک
عورت نے دوسری عورت سے کہا کہ یہ شخص ہر شب پانچ سو رکعت نماز
پڑھتا ہے آپنے اوسی روز سے پانچ سو رکعت نماز پڑھنا شروع کیا دوسرے
روز لڑکون نے آپسمین کہا کہ یہ مرد ہر شب ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپنے
اوسی شب سے ہزار رکعت نماز پڑھنا شروع کردیا ایکروز ایک شاگرد نے
امام سے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ ابو حنیفہ شبکو نہین سوتے ہین امام نے اوس
روز سے شب کا سونا چھوڑدیا سال ولادت اور مدت عمر و سال وفات آپکی ان ابیات سے معلوم ہوتی ہے

سال ہشتاد ابو حنیفہ بزاد	در جہان داد علم فقہ بداد
سال در سنہ کشید تا ہفتاد	در صد و پنجش وفات افتاد

بیان احوال امام ابو عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی رحمہ اللہ تعالی

کتب معتبرہ اپنی تصنیف کین از انجملہ موطا علم حدیث مین درباب صحت و توثیق مشہور
آفاق ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے تعریف موطا مین فرمایا ہے ما تحت السماء
اصح من کتاب مالک والملون زہری رحمۃ اللہ آپکے شاگرد اور پیرو تھے مالک رحمۃ اللہ کمال تعظیم مدینہ منورہ کی
کیا کرتے تھے ہمارہ فرماتے تھے کہ جس زمین پر تربت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اوس جگہ مناسب
کب ہے کہ مین سوار ہوکر نکلون اور عمر بھر مدینہ طیبہ سے باہر نہ گئے مگر ایکمرتبہ بضرورت
حج کے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تھے اور ہمیشہ مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مین درس فرماتے اور بے غسل تازہ اور لباس پاکیزہ کے
کسیکو حدیث نہ سناتے ولادت آپکی سنہ ایکسو پچانوے (۱۹۵) اور وفات
سنہ دوسو اکیاسی (۲۸۱) ہجری مین بعمر ہشتاد و چہار سالگی بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئی

بیان احوال امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمہ اللہ تعالی

زعم اکثر مورخین کا یہ ہے کہ جس روز امام ابو حنیفہ نے رحلت فرمائی
اوسی روز امام شافعی پیدا ہوئے اور تیرہ برسکی عمر مین حرم محترم
مین جاکر کہا سلونی عما شئتم اور پندرہ برس کی عمر مین فتوی [illegible] دیا امام

احمد حنبل رحمہ اللہ تعالی سے کہ تین ہزار حدیث یاد رکھتے تھے آپکی شاگردی اختیار کی
لوگون نے آپ پر اعتراض کیا کہ باوجود اس سن و سال و اس
درجہ کی کیون ایک لڑکے نوعمر کی شاگردی اختیار کی آپنے فرمایا جو کچھ
کہ مجھکو یاد ہے معانی اوسکے امام شافعی جانتا ہے شیخ محی الدین ابن العربی
تین سو چھتیسوین ۳۳۶ باب فتوحات مکی مین لکھتے ہین کہ امام شافعی اوتاد اربعہ
سے تھے قرآن شریف اور موطا آپکو حفظ تھا اور شاگرد
امام مالک کی تھے اور امام احمد حنبل فرماتے تھے کہ شافعی مثل
آفتاب کے ہے دن کی واسطے اور مثل عافیت کی ہے آدمیونکو
واسطے ولادت آپکی بمقام قریہ عسقلان ایمن سنہ ایک سو پچاس ۱۵۰
اور وفات بمقام مصر سنہ دو سو چار ۲۰۴ ہجری مین واقع ہوئی

بیان احوال امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشافعی المروزی رحمہ اللہ تعالی کا

آپ ورع و تقوی اور ریاضت مین شان عظیم رکھتے تھے وقت غلبہ
معتزلہ کی آپ پر حاکم وقت نے بہت تشدد کیا اس امر مین کہ آپ
قران کو مخلوق کہین مگر آپنے ہرگز نہ کہا یہانتک نوبت تشدد کی پہنچی کہ ہر روز
آپکو برہنہ کرکے ہزار تازیانہ مارتے تھے اور ہاتھ اپکی پشت پر باندہ
دیتے تھے اتفاقا اوس کشاکشی مین کمربند پائجامہ کا کھل گیا دو ہاتھ
غیب سے پیدا ہوئے اور کمربند کو استوار کیا ناظرین نے یہ کرامت
مشاہدہ کرکے آپکو رہائی دی آپکا قول ہے کہ زہد تین قسم پر ہے
اول ترک حرام یہ زہد عوام کا ہے دوسرے ترک زیادتی حلال
یہ زہد خواص کا ہے تیسرے ترک اوس چیز کا کہ جو تجھکو حق سے باز رکھے
یہ زہد عارفونکا ہے ولادت آپکی بمقام بغداد سنہ ایکسو چونسٹھ ۱۶۴ اور وفات
سنہ دو سو اکتالیس ۲۴۱ ہجری مین بعمر ستتر و ہفت سالگی واقع ہوئی

بیان احوال بعض اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالی کا

بیان احوال سرخیل اولیاء کبار خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کا

آپ زمرہ تابعین مین اولیاء کبار سے ہین والدہ آپکی مولی ام سلمہ رضی اللہ
تعالی عنہا کی ہین ایکمرتبہ حسن نے عہد طفلی مین پانی کوزہ مبارک پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا پی لیا آپنے فرمایا جسقدر کہ حسن نے پانی اس کوزہ
کا پیا اوسیقدر میرا علم اوسمین سرایت کریگا اور ہمیشہ ام سلمہ رضی اللہ
تعالی عنہا کہتی تھین بار الہا حسن کو امام اور مقتدای خلق کا کر اونکے
دعا کی برکت سے وہ رتبہ حاصل کیا کہ تنسو صحابہ سے ملاقات
ہوئی اور ہفتاد تن صحابہ بدری کی خدمت کی اور اونسے فیض حاصل کیا
لیکن خرقہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے پایا جسوقت خواجہ حسن
دعا کرتے خواجہ حبیب عجمی دامن اوٹھاتے اور کہتے کہ اس کلام سے
اجابت برستی ہے خواجہ حسن فرماتے تھے کہ بکریان آدمیونسے
بہتر ہین کہ ایک چرواہے کے منع کرنے سے چرنا چھوڑ دیتی ہین اور
آدمی کلام خداوندی نہین سنتی ہین اور اوسکے حکم کو نہین مانتے ہین
اور مسکین فرزند آدم عجیب سادہ لوح ہے کہ راضی ہو گیا بود و باش اپنے
گھر پر کہ حلال اوسکا حساب ہی اور حرام اوسکا عذاب ہی اور جو کچھ
کہ احسان ماں باپ پر نفقہ کریگا اوسکا بھی حساب دینا پڑیگا مگر اوس
کھانے کا کہ جو مہمان کے سامنے رکھے گا نقل ہے کہ ایک روز آدمی
حجاج کی خواجہ حسن کو تلاش کرتے تھے وہ صومعہ حبیب عجمی مین جا پہنچے
اون لوگون نے حبیب سے پوچھا کہ حسن کہان ہے اونہون نے
کہا کہ اس صومعہ مین ہے ہرچند تلاش کیا نہ پایا نیل مرام پھر گئے خواجہ
حسن نے کہا کہ چند مرتبہ اون لوگون نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا
مگر خدا نے اونکی آنکھین اندھی کر دی تھین کہ مین اونکو نظر نہ پڑا

بیان احوال سید الطایفہ شیخ المشایخ جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالی کا

آپ عالم اور امام اور مشائخ امت محمدیہ کی ہین اصل باوتلی نہاوند سے ہے
لیکن بغداد مین پیدا ہوئے اور وہین نشو و نما پایا ابوجعفر حداد سے
منقول ہے کہ اگر عقل آدمی ہوتی تو بصورت جنید کے ہوتی
تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ ایک روز جنید نے مجلس وعظ کی منعقد کی
چالیس آدمی حاضر تھے اٹھارہ مر گئے اور باقی بیہوش ہو گئے اور ایکروز
گفتگو کر رہے تھے کہ ایک مرید نے نعرہ مارا جنید نے منع کیا اور پہر گفتگو مین مشغول
ہوئے بعد ختم کلام کے اوس شخص کو ڈہونڈہا تہوڑی سی خاک اوسکی
جبہ مین پائی ایک شخص نے بزرگونسے جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ بیٹھے ہین اور جنید رحمہ اللہ
آپکی خدمت مین کہڑے ہین کہ ناگاہ ایک شخص فتوی لایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جنید کو دی تا جواب لکہے اوس
شخص نے کہا یا رسول اللہ آپکے روبرو کسکی مجال ہے کہ جواب
فتوے کا لکہے آپنے فرمایا کہ جسطرح اور انبیاء کو اپنی تمام
امت پر فخر ہے مجہکو تنہا جنید پر مباہات و فخر ہے ✦

بیان احوال قطب الاقطاب شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمہ اللہ تعالی کا

نسب مبارک آپکا آٹھ واسطے سے امام حسن علیہ السلام کو پہنچتا ہے ولادت
آپکی سنہ چارسو ستر ہجری مین بمقام گیلان واقع ہوئی اٹھارہ برس کی عمر مین
بغداد کو تشریف لیگئی اور درجہ کمال پر ترقی پائی اور بہت سے خوارق عادات
آپسے ظاہر ہوئی یہانتک مرتبہ عالی جناب عزوجل سے آپکو عطا ہوا کہ قدم مبارک
آپکا پشت جمیع اولیا کبار پر جاگزین ہوا آپکی جد امجد عبداللہ صومعی سے منقول ہے
کہ عبدالقادر بعہد طفولیت ماہ رمضان مین دنکو دودہ نہین پیتے تھے ایکبار
بوجہ ابر کے رمضان کا چاند معلوم نہوا لوگون نے آپکی والدہ سے پوچہا
اونہون نے فرمایا کہ آج عبدالقادر نے دودہ نہین پیا معلوم ہوتا ہے

کہ آج رمضان کا دن ہے آپسے منقول ہے کہ ایک وقت مین سیاحت مین تھا
کہ ایک شخص جسکو ملا کرتے مینے اوسکو کبھی نہ دیکھا تھا اوسنے کہا کہ ہمسے مصاحبت
کروگے مینے کہا ہان اوسنے کہا اس شرط پر کہ مخالفت نہ کرو مینے منظور کیا
اوسنے کہا یہان پر ٹھیرو مین آتا ہون یہ کہکر چلا گیا بعد ایک سال کے آیا مین
وہین تھا تھوڑی دیر بیٹھکر چلا گیا اور کہگیا کہ یہانسے مت جائیو جب تک
کہ مین نہ آؤن پھر ایک سال کے بعد آیا اور اوسیقدر بیٹھکر چلا گیا اور یہانسے
دوسری جگہہ جانے کو منع کرگیا مین بدستور بیٹھا رہا پھر سال بھر کے بعد آیا
کھانا اور دودھ اپنے ساتھ لایا میرے ساتھ کھایا کہا کہ مین خضر ہون بعد اوسکے ہم دونو بغداد آئے
آپکی سال ولادت اور مدت عمر اور سال وفات آپکی اس شعر سے معلوم ہوتی ہے

سنینش کامل و عاشق تولد   وفاتش دان تو معشوق الٰہی

بیان احوال خواجہ معین الحق و الدین حسن حسینی سنجری چشتی اجمیری قدس سرہ

آپ قطب الاقطاب وقت کے تھے ہندوستان مین دین اسلام آپہی
کی وجہ سے مشہور اور منتشر ہوا امام طریقت اور صاحب ریاضت
و مجاہدہ تھے اور آپکا مذہب حنفی تھا مرید اور خلیفہ شیخ عثمان ہارونی قدس
سرہ کے تھے اور شیخ نجم الدین کبریٰ اور شیخ عبد القادر جیلانی اور
شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم کے معاصر اور
مصاحب تھے چند مرتبہ دہلی مین تشریف لائے مگر اقامت دار الخیر اجمیر مین
اختیار فرمائی ہزارہا کفار آپکی برکت سے مشرف باسلام ہوئے
اور ہند مین آجتک آپکا سلسلہ اور فیض جاری ہے اور آپکی خاندان مین
بہت اولیاء کرام مثل خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور شیخ فرید الدین
شکرگنج و شیخ نظام الدین اولیاء و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی و حضرت مولانا فخر الدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی کہ انکی کرامات شیاء میان
اظہر من الشمس ہین بیان لا اس میں نگنجد وفات خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی سنہ ششصد و
سی و سہ ششم ماہ رجب بمقام دار الخیر اجمیر واقع ہوئی اور وہین مدفون ہیں

بیان احوال بعض حکماء و علماء نامور و صاحب تصانیف زمان اسلام کا
بیان احوال افضل الحکماء شیخ الرئیس شیخ ابو علی بن سینا بلخی کا

یہ شخص اجل حکماء زمان اسلام کا تھا اوس سے منقول ہے کہ جب میں
شکم مادر سے پیدا ہوا دیکھا میں نے کہ میں ایک تاریکی میں چلا گیا پھر روشنائی میں آیا جب
پانچ برس کا ہوا باپ نے مجھکو مکتب میں بٹھلایا عرصہ پانچ سال میں علم اصول اور ادب
اور عربیت میں فایق ہوا تیرہ برس کی عمر میں فن حساب اور منطق اور اقلیدس اور مجسطی
اور فقہ اور علم طبعی اور آلہی اور طب وغیرہ فنون بطرز کمال سیکھ لیے سن بست سالگی میں
باپ نے انتقال کیا پھر میں ملک خوارزم کو گیا علی بن مامون خوارزم شاہ کی خدمت میں
بہت اعتبار پیدا کیا جب سلطان محمود غزنوی کے اقبال کا ستارہ چمکا فقہا نے مجھکو
بدمذہب ٹھہرایا اور میری شکایت سلطان محمود سے کی سلطان نے میری طلب کے
واسطے حسن بن میکائیل کو خوارزم شاہ کے پاس بھیجا خوارزم شاہ نے یہ خبر سنکر مجھکو مطلق
العنان کیا میں جرجان کو چلا گیا وہاں طبابت کرنے لگا قابوس نے مجھکو پہچان کر بہت
توقیر سے اپنی مسند پر جگہ دی بعد چند روز کے میں عراق کو گیا شمس الدولہ والی ہمدان نے
مجھکو اپنا وزیر کیا بعض مردمان سپاہ کو یہ امر ناگوار معلوم ہوا وہ متفق ہو کر میری قتل کی فکر میں ہوئے
جب شمس الدولہ کو اطلاع ہوئی بعدم اعتداد ایشان اگرچہ مجھکو وزیر کیا پھر عرصے کے بعد
شمس الدولہ نے انتقال کیا ارکان دولت نے اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹھلایا اوسنے
ہر چند وزارت کی جانب مجھکو دلالت کی میں نے منظور نہ کیا یہانتک کہ مجھکو محبوس کیا چندے
محبوس رہکر کسی حیلے سے رہائی پائی بصورت صوفیہ اصفہان کو آیا طبرستان میں علاء الدولہ
نے استقبال کر کے باعزاز تمام مجھکو اپنے پاس رکھا چنانچہ اخیر تک وہیں رہا وفات
شیخ کی سنہ چار سو ستائیس ۴۲۸ ہجری میں بعارضہ قولنج واقع ہوئی شیخ کا کلام یوں ہے
کہ دوستان زمانہ یکشبہ مثل شمع کے ہیں او ہر یک روزہ مثل لالہ کے ہیں اور مثل
آب برق کے ہیں کہ چمکی اور غائب ہوئے اور مثل رعد کے ہیں کہ گرجتے ہیں
اور نہیں برستے مشہور تصنیفیں شفا اور قانون اور اشارات اور نجات وغیرہ کتب غیرہ تصانیف شیخ کی مشہور ہیں نظم

مایم بعفو تو تولا کرده — در طاعت و معصیت تبرا کرده
آنجا کہ عنایت تو باشد — ناکرده چو کرده کرده چون ناکرده

بیان احوال شیخ نصیر الدین طوسی کا

یہ شخص افضل حکما اور علما اپنے زمانہ کا ہے تین واسطے سے شاگرد شیخ ابو علی سینا کا تہا جمیع علوم اور فنون مین ماہر اور کامل تہا ولادت شیخ کی گیارہوین جمادی الاولی وقت طلوع آفتاب سنہ پانچ سو نوسو ہجری مین واقع ہوئے خواجہ نصیر الدین ایک مدت تک متکفل مہم وزارت ناصر الدین محتشم حاکم قہستان کا رہا اسکے بعد بوجہ سوء مزاجی حاکم قہستانکی قلعۃ الموت مین محبوس ہوا سنہ چہ سو چون مین ہلاکو خان نے ملک قہستانکو مفتوح کیا شیخ قید سے رہائی پاکر ایلخان کی خدمت مین گیا اور وہان منصب عالی پایا یہانتک کہ ہلاکو خان امور سلطنت مین بے رائے شیخ کے کوئی کام نہ کرتا تہا اور بمقام مراغہ مین شیخ نے حسب الحکم ایلخانی کے رصد بنائی ختم کو نہ پہنچی تہی کہ پیمانہ عمر شیخ لبریز ہوا وفات شیخ سنہ چہ سو بہتر ہجری مین واقع ہوئی یہ رباعی کلام شیخ کا ہے

موجود بحق اول باشد — باقی متوهم و متخیل باشد
هر چیز جز او کہ آید اندر نظرت — نقش دومی چشم احول باشد

بیان احوال امام فخر الدین رازی کا

ولادت امام کی سنہ پانچسو تینتالیس یا چوالیس ہجری مین بمقام ری واقع ہوئی ابتدا شیخ اپنے والد سے تحصیل علوم مین مشغول رہا بعد انتقال پدر کی خدمت مین کمال سمنانی کے کسب کمال انسانی مین بہت اہتمام کیا پہر خوارزم کو گیا وہانکے علما سے باب اختلاف مذاہب مین بہت گفتگوئین رہین اسکے بعد ماوراء النہر کو جاکر علماء معتزلہ سے مباحثہ کیا اور اونکی ابطال مذہب مین ہزار دلیلین بیان کین یہانتک کہ کسیکو قدرت جواب کی نہ رہی پہر ہرات مین اکر اقامت قبول کی اور وہان تفسیر کبیر وغیرہ کتب تصنیف کین اور امام والا مقام صاحب جمیل با وقار اور محتشم تہا ہرگاہ سوار ہوتا تین سو طلبا پیادہ ہمراہ ہوتا کتاب مین یوم دوشنبہ آخر سنہ چہ سو چہ ہجری مین انتقال کیا یہ رباعی کلام امام سے ہوئے

دل گرچہ درین بادیہ بسیار شتافت	موئی نہ بدانست وی موئی شگافت
گرچہ ز دلم ہزار خورشید بتافت	آخر بکمال ذرہ راہ نیافت

بیان احوال شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول کا

یہ شخص حکمت مشائیہ اور اشراقیہ مین متبحر تہا اور ہر فن مین تصانیف لائقہ شیخ سے یادگار ہین مثل تنقیحات کی اصول فقہ مین اور تلویحات اور کتاب ہیاکل کی حکمت اشراق مین بعضی شیخ کو علم سیمیا کی طرف نسبت کرتے ہین چنانچہ یہ حکایت اونکی قول کے مصدق ہے نقل ہے کہ ایکروز شیخ مع اصحاب کے دمشق سے باہر نکلا راہ مین ایک گلہ بکریونکا ملا اصحاب شیخ نے ایک بکری اوس گلہ سے لی اور دس درم مالک بکری کو دین وہ اس قیمت پر راضی نہین ہوتا تہا شیخ نے اصحاب سے کہا کہ تم جاؤ مین اوسکو راضی کرونگا شیخ نے اوس شخص کو باتونمین مشغول کیا یہانتک کہ وہ لوگ نظر سے غائب ہوے تب شیخ نے بہی قصد جانیکا کیا اوس شخص نے ہاتہہ شیخ کا پکڑکر کہینچا دیکہتا کیا ہے کہ ہاتہہ شیخ کا شانہ سے جدا ہوگیا اور خون بہنے لگا وہ ڈرا اور ہاتہہ کو پہینککر بہاگ گیا شیخ ہاتہہ کو اوٹہا کر یارونمین جا ملا جب حلب مین پہنچا وہانکے علما نے باتہام اس امر کی کہ عقیدہ شیخ کا مثل عقیدہ حکما متقدمین کی ہے قتل شیخ پر فتوی دیکر سنہ پانسو پچاسی ۵۸۵ ہجری مین بعمر چہتیس ۳۶ سالگی قتل کیا

فصل تیسری مین ذکر امیر تیمور گورکان و دیگر بادشاہان خاندان تیموریہ فرمارواہان ہندوستان کا تا زمان عالمگیر غازی ثبت ہوا

بیان احوال صاحبقران امیر تیمور گورگان کا

امیر تیمور گورکان صاحبقران بن امیر طراغان تورانی حاکم شیرین خان کی خدمت مین جو چنگیز خان کی نسل سے اور امیر تیمور کا ہم جد تہا رہا کرتا چونکہ بہ مذاق مردانہ تہا روز بروز قسمت کی رو سے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچتا رہا آخر امیر الامرا ہوگیا سنہ ۷۷۲ ہجری سات سو بہتر ہجری مین بنصیب کی یاوری سے شیرین خانکے مرنے کے بعد بلخ مین تخت سلطنت پر بیٹہا اپنے نام کا سکہ او خطبہ مقرر کرکے سمرقند کو اپنا دار السلطنت ٹہرایا

اور ملکونکی تسخیر کا ارادہ کرکے تھوڑے عرصہ مین ماوراءالنہر خوارزم ترکستان خراسان
دونو عراق آذربیجان فارس ماژندران کرمان بکر مصر شام روم کابلستان زابلستان
گرجستان ہندوستان ان سب ولایتون اور ملکونکو بھی لے لیا پینتیس ۳۵ برس تک
نجوبی سلطنت کی سنہ آٹھ سو سات ہجری مین جب کہ ملک خطا کی فتح کو جاتا تھا
قصبہ اترار مین جو سمرقند سے ستر فرسخ ہے اکہتر برس کی عمر مین مہلک بیماری سے
مرگیا کسی شاعر نے تاریخ صوری کیا خوب ان ابیات مین مندرج کی ہے

سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نبود	در ہفتصد و سی و شش در آمد بوجود
در ہفتصد و ہفتاد و دوم کرد جلوس	در ہشتصد و ہفت کرد عالم بدرود

بیان احوال ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کا

ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ مرزا بن مرزا سلطان ابو سعید بن سلطان
محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران بعمر دوازدہ سالگی سنہ آٹھ سو ۸۹۹
ننانوے ہجری مین اندجان کی تخت پر بیٹھ کر گیارہ برس تک ماوراء النہر مین چغتا اور
ازبک کی سلاطین سے لڑتا رہا اور سمرقند کو فتح کیا اخیر مین شکست کہا کر بھی جانب
بدخشان نہضت کی بدخشان خسرو شاہ سے اور کابل محمد مقیم مرزا سے چہین کر حکمرانی
سلطنت کرنے لگا اور شاہ اسمعیل صفوی سے مدد لیکر بلخ اور بخارا کو فتح کیا
لیکن بوجہ غفلت امیر نجم قزلباش کی بخارا مین شکست کہا کابل اور بدخشان اور بلخ
کے کچھ ملک پر قناعت کی اس عرصہ مین خبر ابتری سلطنت ہندوستان کی سنکر
فوج جمع کر عزم بفتح ہند مصمم کیا اور بجدال و قتال بسیار ملک وسیع ہندوستان کو
بعد قتل سلطان ابراہیم لودہی کی مسخر کیا اور دہلی مین پہنچکر تخت سلطنت پر
جلوس فرمایا اور اپنی نام کا خطبہ پڑہوایا اور اگلی بادشاہونکا خزانہ کہولکر اپنی فوج
اور امرا اور الکین کو تقسیم کیا اور سلطان ابراہیم کی مان اور اقربا کی ساتھ بہت سلوک کیا
اور انہون نے ایک الماس بوزن آٹھ مثقال کے سلطان بابر کی نذر کیا جب امور
سلطنت اور گوشمالی مخالفین سے فرصت حاصل ہوئی ہندوستان نہین

بود و باش اختیار کی اور شاہزادہ ہمایون کو سنبھل کے انتظام کے لیے بہیجا تہوڑے مدت کے بعد شاہزادہ ہمایون سخت بیمار ہوگیا شاہ بابر نے یہ خبر سنکر آگرہ مین اپنی پاس بلالیا ہر چند معالجہ ہوتا تھا اصلا صحت نہ ہوتی تھی چونکہ سلطان کو شاہزادہ اپنی جانسے زیادہ عزیز تہا ایکروز مصلا بچہا کر دعا کی کہ اے بے نیاز میری جانکو ہمایون کی جانکا فدیہ کر اور اوسے صحت عطا کر بادشاہ کی دعا قبول ہوئی اوسیوقت سے ہمایونکو صحت اور بابر کو بیماری شروع ہوگئی غرض پانچ چہ دنکے عرصہ مین ہمایون بالکل اچہا ہوگیا اور بابر نے اونچاس برس کی عمر مین سنہ نوسو سینتیس ۹۳۷ ہجری مین وفات پائی بابر بادشاہ نے اڑتیس ۳۸ برس سلطنت کی پانچ برس ہندوستان مین اور تینتیس ۳۳ برس اور ملکون مین

کسی شاعر نے تاریخ وفات بابر ان ابیات مین لکہی ہے

بادشاہ دہر بابر آنکہ عدل بود	واقف احسان عالم مصدر لطف اله
سال جان او گزید جای فردوس بکو	سال فردوس ابد بگزید بابر بادشاہ

بیان احوال نصیر الدین محمد ہمایون باشاہ کا

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن بابر بادشاہ نے بعمر بست و چہار سالگی سنہ نوسو سینتیس ۹۳۷ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا بعد تقسیم انعام واکرام کے واسطے انتظام ملک جمیع ہندوستان اور سرزنش مخالفان کو تہاندیش کی متوجہ ہوا چند سال مین اکثر ممالک خس وخاشاک معاندین سے پاک ہوگئے اس عرصہ مین شیر شاہ نے ممالک مشرقی مین خروج کیا ہمایون اوسکی تنبیہ کے واسطے بذات خود متوجہ ہوا اور فیما بین ہر دو لشکر کی جدال وقتال فتح وشکست ہوتی رہی آخر ہمایون شکست فاش کہا کر بہاگ نکلا اور ہندوستان شیر شاہ کی تصرف مین آیا ہمایون اطراف وجوانب مین بہاگتا بہاگتا کابل کو پہنچا وہان بہی بہائیونکی خوف سے ٹہر نہ سکا مجبوری عراق کی راہ لی اور ایک عرضی اپنی سرگذشت کی شاہ طہماسپ صفوی حاکم ایران کے پاس بہیجی بادشاہ ایران نے ان امور پر اطلاع پاکر بتوقیر تمام اپنی پاس بلالیا اور تین برس تک بکمال عزت وتعظیم شہر ابلہ تہما نداری

بجا لایا اسکے بعد حسب درخواست کے ہمایون کو مدد کثیر دیکر جانب قندہار روانہ کیا ہمایون نے
قندہار اور بدخشان اور کابل کو فتح کیا اس عرصہ مین مرزا کامران سے اکثر لڑائیان
ہوتی رہین باٰخر مرزا کامران گرفتار ہوا ہمایون نے اوسکی آنکھون مین سلائیان پھروا کر
مکہ معظمہ کو روانہ کیا اور آپ بعیش تمام کابل اور قندہار کی سلطنت کرنے لگا

بیان احوال شیرشاہ کا

جب شیرشاہ بن حسن خان جاگیردار سہسرام نے قوت پکڑ کر ہمایون بادشاہ کو
ہندوستان سے خارج کیا تمام ہندوستان کو خس و خاشاک سے پاک کر کے سنہ
نو سو سینتالیس ۹۴۷ ہجری مین سلطنت مستقل کرنے لگا اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا اور ایسا
انتظام کیا کہ کسی بادشاہ کے وقت مین ایسا انتظام نہوا تھا تمام ممالک محروسہ مین دو دو کوس پر
مہمان سرائی بنوائین اور اون مین مسافر وارد کو اپنی سرکار سے کھانا دیتا تھا اور ہر سرای
کے پاس دو دو گھوڑے بطور ڈاک چوکی کی مقرر کیے اوسکی توسل سے ہر روز تمام ممالک کی
خبر اوسکو پہنچتی تھی اور ہمیشہ تمام رعایا کی خبر رکھتا تھا آخر پانچ برس سلطنت
کر کے بضرب حقہ بارود ہنگام محاصرہ قلعہ کالنجر کے مر گیا

بیان احوال سلطنت اسلام شاہ کا

بعد رحلت شیرشاہ کے اسلام شاہ بن شیرشاہ نے تخت سلطنت پر بیٹھکر انتظام
پدر کو بدستور رکھا بلکہ اکثر باتین خیر کی اوس سے زیادہ کین اور شریعت
محمدیہ کا کمال لحاظ رکھا نو برس دو مہینے آٹھ روز سلطنت کر کے مر گیا

بیان احوال سلطنت فیروز شاہ کا

بعد اوسکے فیروز شاہ بن اسلام شاہ کو امرا نے بعمر دوازدہ سالگی تخت پر بٹھلا دیا تھا
تین روز کے بعد اوسکے ماموں مبارز خان عدلی نے بیرحمی سے اوسکو مار ڈالا

بیان سلطنت مبارز خان عدلی کا

پھر مبارز خان عدلی بن نظام خان بھتیجا شیرشاہ کا تخت پر بیٹھا اور جور و بدعت کا
رواج دیا ہیموں روستائی کو اپنا مشیر کیا دو برس سلطنت کی اس عرصہ مین تمام ممال-

اور سب پر متصرف ہوگیا ایک دعوی سلطنت مستقلا کا کرنے لگا فتنہ عظیم ہندوستان میں برپا ہوا

بیان احوال دوبارہ سلطنت پر جانی ہمایون بادشاہ کا ممالک ہندوستان پر

جب یہ خبر ہمایون بادشاہ کو پہنچی فوج جمع کر کی بعزم تسخیر ہندوستان کابل سے روانہ ہوا
بعد جدال و قتال بسیار کے ہند پر متصرف ہوا اور از سر نو سکہ و خطبہ اپنے نام کا رائج کر کے
دہلی میں تخت سلطنت پر جلوس کیا شاہزادہ محمد اکبر کو مع بہرام خان کے واسطے
تنبیہ سلطان سکندر کے پنجاب کی طرف روانہ کیا آپ بعیش و عشرت دہلی میں کامرانی کرنے لگا
قضارا ایک روز واسطے دیکھنے کسی ستارہ کی کتابخانہ کی چھت پر چڑہا لوٹتی وقت زینہ سے
پیر پھسلا لوٹتا ہوا تا زمین پر آپہنچا تمام اعضا چور چور ہو گئے سنہ نو سو باسٹھ ۹۶۲ ہجری میں اور
جہان سے مرگیا سنہ ہمایون بادشاہ از بام افتاد تاریخ وفات کی ہے ہمایون کی
سلطنت کا عرصہ پہلی دفعہ دس برس اور دوسری مرتبہ دس مہینے ہے

بیان احوال سلطنت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا

بعد اسکے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ نے نواحی پنجاب
میں بعمر سیزدہ سالگی سنہ نو سو تریسٹھ ۹۶۳ ہجری میں تخت سلطنت پر جلوس کیا تمام مخالفین
و معاندین کو کہ دعوی انا و لا غیری کا رکھتے تھے اور بوجہ اس انقلاب کے ملک ہندوستان میں
ہرج مرج عظیم واقع ہو گیا تھا ہر ہر شہر میں ایک ایک بادشاہ پیدا ہو گیا تھا تیغ کیا
تھوڑی مدت میں تمام مملکت ہندوستان کی شر و فساد مفسدوں سے پاک ہو گیا خلق اللہ
با امن و امان زندگانی کرنے لگے اور ہندوستان مع جمیع توابع و لواحق حوزہ تصرف
میں آیا اور اسقدر بندوبست ہوا کہ شاید کسی سلاطین ماضیہ کے زمانہ میں نہ ہوا ہوگا
بہت سی چیزیں اپنے زمانہ میں واسطے رفاہ خلائق کی ایجاد کیں کہ بہت سے ملک مدتوں تک مشہور
اکبر آباد اور اللہ آباد وغیرہ اوسکے حکم کر کے اسکے عہد دولت میں تعمیر اور آباد ہو گئے تھے
خاندان تیموریہ میں ایسا بادشاہ مستقل اور رعایا پرور عادل و منصف دوسرا نہیں پیدا ہوا
اوسکے سلطنت میں استقلال ایسی مدت اور ہر ایک سند کا رواج ہو گیا تھا
بلکہ دوسری سلطنت میں ایسا نہیں ہے بادشاہان ہفت اقلیم خوف سے خوردہ خاطر تھے

اخر باون برس سلطنت کرکے پینسٹھ برس کی عمر مین رحلت کی سنہ فوت اکبر شاہ از قضاے الٰہی
گشت تاریخ فوت اکبر شاہ   تاریخ رحلت

بیان احوال سلطنت ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کا

بعد اوسکے نور الدین محمد جہانگیر شاہ بن جلال الدین محمد اکبر شاہ نے بعمر سی و ہفت سالگی سنہ ایک ہزار چودہ ۱۰۱۴ ہجری مین بمقام اکبر اباد تخت سلطنت پر جلوس فرماکر خلق اللہ اور اتباع کو انعام و اکرام و ترقی مناصب سے سرفراز کیا انتظام اکبری کو بدستور رکھا سکہ و خطبہ اپنے نام کا رواج دیا مگر اکثر نشہ شراب مین سرشار و بیہوش رہتا تھا نورجہان بیگم زوجہ شیر افگن خان کو اپنے محل خاص مین جگہ دی نورجہان بیگم نے اپنی حرفت و چالاکی سے بادشاہ کی مزاج مین اسقدر دخل پیدا کر لیا کہ جمیع امور سلطنت کو اپنے قبضہ اور اختیار مین لے لیا بخوبی انتظام کرنے لگی سکہ بھی اپنے نام کا جاری کیا فقط خطبہ مین نام جہانگیر شاہ کا باقی رہا چونکہ بادشاہ کے مزاج مین حرارت بدرجہ کمال تھی ابتداء ایام گرما مین کشمیر کو جاتا تھا اور بآخر فصل مین دار السلطنت کو واپس آتا تھا ایک مرتبہ کشمیر کے پہنچنے کے بعد عارضہ ضیق النفس لاحق ہوا مراجعت کرکے نواحی لاہور مین سنہ ایک ہزار سینتیس ۱۰۳۷ ہجری باسٹھ برس کی عمر مین رحلت کی مدت سلطنت جہانگیر شاہ کی بائیس برس تھی **تاریخ رحلت**

جو تاریخ وفاتش جستم گفتی   خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت

بیان احوال سلطنت ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ کا

بعد رحلت جہانگیر شاہ کے ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ نے بعمر سی و شش سالگی سنہ ایک ہزار سینتیس ۱۰۳۷ ہجری مین بمقام اکبر اباد تخت سلطنت پر جلوس کیا خیر خواہونکی ترقی مناصب و مدارج کی اور بدخواہونکی تالیف مین کمی نکی بعد ازان ایسا انتظام کیا کہ اگلے زمانہ سے ارباب ہند کو فلاح و آرام ہوا و چند ملک جدید فتح کرکے تسخیر کیا اور اکثر ملک جو بوجہ غفلت عمال جہانگیری کے قبضہ سے باہر ہوگئے تھے سب شمشیر زائد مفتوح ہوگئے اور شہر شاہجہان آباد مع قلعہ و جامع مسجد

تعمیر کیا اور مقبرہ ممتاز محل شہر اکبرآباد مین کہ ہفت اقلیم مین اس شان کا دوسرا مکان
نہین ہے بنوایا اکتیسوین ۳۱ سال جلوس مین مطابق سنہ ایک ہزار سرسٹھ ۱۰۶۷ ہجری کی
بادشاہکو عارضہ حبس البول کا شروع ہوا اوسی سال آٹھوین محرم کو شاہزادہ دارا شکوہ
اپنا ولیعہد کر کے جمیع امور سلطنت اوسکو مفوض کئے اور آپ قلعہ اکبرآباد مین گوشہ نشینی اختیار کی

بیان احوال سلطنت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کا

اوسوقت مین محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر شاہ بن شاہجہان بادشاہ ملک دکھن
مین تھا اوسنے شاہجہان کی بیماری کا حال اور دارا شکوہ کا سلطنت کے کامون مین اقتدار
سنکر اورنگ آباد سے جو اسیکا آباد کیا ہوا تھا باپ کی ملنے کا قصد مشہور کر کے جانب اکبرآباد
روانہ ہوا راہ مین راجہ جسونت سنگہ اور سرداران افواج شاہی سے کہ حسب ایمای دارا شکوہ
کے سدراہ ہوے لڑتا بھڑتا فتح پاتا ہوا اکبرآباد مین آ اوترا باپ بیٹون مین بہت سی گفتگوین اور
تکرارین پیغامون اور خطونکے وسیلہ سے ہوئین آخر جب اپنے باپ اور بھائی کو مغلوب کر پایا
سنہ ایک ہزار سرسٹھ ۱۰۶۷ ہجری مین بمقام اکبرآباد جشن عالی ترتیب کر کر تخت سلطنت پر جلوس کیا
مگر اجرای سکہ اور خطبہ باختتام مہم دارا شکوہ اور شاہ شجاع کی موقوف رکھا جب دارا شکوہ کا
کام تمام کیا اور شاہ شجاع کو ممالک محروسہ ہند سے نکالدیا سنہ ایکہزار انہتر ہجری مین بمقام
دہلی بجر جلوس دیگر سالگی از سرنو تخت سلطنت پر بیٹھا سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا
اور شاہجہان بادشاہ کو آٹھ برس تک اپنی عہد سلطنت مین قلعہ اکبرآباد مین محبوس رکھا بعد آٹھ برس کے
سنہ ایک ہزار چھہتر ہجری مین شاہجہان نے انتقال کیا عالمگیر نے اپنی زمان دولت مین
علوم دینیہ اور شرع محمدیہ کو بہت رواج دیا اور سلطنت کے کامون مین حکمت اور جوانمردی
اور عقلمندی کے ساتھ مصروف تھا اور سرکشون اور مخالفونکی بوجہ معقول گوشمالی کی
اکیاون برس بجلال و داد حکمران رہا آخر سنہ گیارہ سو اٹھارہ ہجری مین اجل طبعی سے مر گیا
اس مصرعہ سے تاریخ رحلت نکلتی ہے ع بر رفت از جہان بادشاہ ولی بعد رحلت عالمگیر
شاہ کے سلطنت خاندان تیموریہ مین زوال و خلل شروع ہوا اور سلاطین اوس
خاندان کے نام کے بادشاہ رہ گئی صوبہ اور ملک کا عامل بادشاہ مستقل بن گیا

اسی کشمکش مین حکومت ہندوستان بحکام سابق سے بالکل منقطع ہو گئے اب
ولایت وسیع الفضای ہندوستان جملہ تصرف کارپردازان سرکار انگریز مین ہے

فصل چوتھی مین ذکر کرہ ارض اور اقالیم سبعہ اور تولید ہوا ہای اربعہ اور جبال و بحار ہفتگانہ اور ان سبکی متعلقات کا مرقوم ہوا

جاننا چاہیے کہ عالم بتمامہ کرہ واحد ہے مرکز اوسکا مرکز زمین ہے اور وہ کرہ ایک سطح مستدیر ہے منسب پر محیط یعنی جو خط مرکز زمین سے اوس سطح تک کھینچا جاوے ایکدوسرے سے مساوی ہووے اور ہیئت زمین کی بھی کروی ہے اور میل جمیع اجسام سفلی کا زمین کی جانب ہے اور گرداگرد زمین کے ہوا ہے بعد اوسکے آگ ہے جو کچھ کہ درمیان ہوا اور آگ کے ہے جنس ابر اور بخار اور دخان وغیرہ سے کتب قدیمہ حکمت مین مسطور ہے کہ حال آسمان کا زمین کے ساتھ مثل حال مقناطیس اور لوہے کی ہے اس نظر کر آسمان من جمیع الجوانب زمین کو جذب کرتا ہے اور یہی وجہ ہے معلق ہونے زمین کی باوجود اسقدر گرانی کی اور جو چیز کہ مابین فلک قمر کے ہے خاک و باد اور آب و آتش ہے ان سبکو عالم سفلی اور عالم کون و فساد کہتے ہین اور انہین کا نام عناصر اربعہ ہے اور ہر عنصر مین دو طبیعتین مضمر ہین چنانچہ آگ گرم و خشک اور پانی سرد و تر اور ہوا گرم و تر اور خاک سرد و خشک ہے اس سبب سے ہر ایک عنصر دوسرے عنصر سے موافق اور تیسرے سے مخالف ہوتا ہے حکما نے لکھا ہے کہ ہر ایک عناصر اربعہ سے بعد قوام کے دوسری عنصر کی شکل پکڑتا ہے چنانچہ ہوا بوجہ گرمی کے لگنا سے آگ ہو جاتی ہے اور بسبب رطوبت کے کہ اوسکی بخارات مین ہے باستحالت مادہ دخانی کی پانی ہو جاتا ہے اور پانی بوجہ یبوست کے ہوا کے غلیظ اور بسبب امتزاج برودت کی خاک ہو جاتا ہے چونکہ مسکن حیوانات اور نباتات کا زمین اور خاک خشک پر ہے بنا ً علیہ حکمت الٰہی اسکا مقتضی ہوئی کہ دایرہ منطقۃ البروج کہ سیر آفتاب ہے مخالف دائرہ معدل النہار واقع ہو تاکہ زمین کے بیچ میں تا آفتاب ایک سمت پر رہے کہ طرف جنوب ہے اور قوت جاذبہ اوسکے دوسری سمت سرد ہو کر پانی کو اپنی طرف کھینچتی ہے تا بعض زمین سے خشک ہو کر قابل نشو نما نباتات و حیوانات مقرر ہووے دلائل عقلی سے ثابت ہوا کہ وہی مانع ہے کہ مسدود کرتا ہے اگر ہوا گرم

اوسکو تحلیل کرلیتی ہے اور اگر ہوا معتدل ہو تو قوت مائیہ کی ہوتی ہے اس سے ہوا اوس
پانی مین سردی پیدا ہوتی ہے پس کثیف اور منقبض ہوکر ابر بن جاتا ہی اگر کثافت ہوا اور
آمیزش مادہ ارضی کی اوسمین نہو اگر ہو تو کمتر ہو اوسوقت مین ابر سفید ہو جاتا ہی اور اگر
کثافت اور مادہ سفلی بکثرت ہو اوس ہنگام مین ابر تاریک سا ہو جاتا ہی اور جب اوس
کرہ مین قوت مائیہ ترقی پکڑ جاتی ہے پانی برسنے لگتا ہی بشرطیکہ اوس کرہ کی ہوا
معتدل ہو اور اگر ہوا سرد ہو تو قطرات باران منجمد ہوکر ژالہ بن جاتی ہین

ذکر اقالیم سبعہ

کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ حکماء متقدمین نے کل ربع مسکون کو
پیمایش کرکے سات اقلیم پر تقسیم کیا اور ہر اقلیم کا نام جداگانہ مقرر کیا

بیان اقلیم اول

اقلیم اول کو حکماء یونان اپنی زبان مین ازرہ کہتی ہین اور اس اقلیم کو تعلق ستارہ
زحل سے ہے یعنی یہ اقلیم تحت اوسکی واقع ہی اور اسمین تصرف من جمیع الوجوہ ستارہ
مذکور کا ہی مسافت اس اقلیم کی اور اقلیموں سے زیادہ تر ہے اسواسطے کہ فلک
زحل بھی اون ہمہ فلکون سے کہ اوسکی نیچی واقع ہوئے ہین بزرگ تر ہے طول اس اقلیم کا
جزائر نواق سے کہ انتہا ے مشرق سے ہے شروع ہوا ہے اور بلاد چین اور سند او ماوس
ولایت کو دریا ے بزرگ کو قطع کرکے بحر ہند پر پہنچا ہی اور اکثر شہرہائی دکن کو اور جزیرہ سرندیپ
اور بھی جزیرے کہ قریب سرندیپ کی ہین اونکو طی کرکے ولایت حضرموت اور عدن اور بلاد یمن
اور جزیرہ عرب مین پہنچا ہے پھر بحر قلزم سے گذر کر ولایت بربر اور حبش اور نیل اور مصر
اور اکثر جزائر فرنگ کو قطع کرکے شہر جانا و معدن الذہب جن پہنچکر بحر محیط مین منتہی ہوا ہے
اور اس اقلیم کا طول بحارات باعتبار پیمایش صحیح ایکسو ساٹھ ۱۶۰ درجے ہے کہ مجموعہ اوسکا
تین ہزار اور بائیس فرسنگ ہوتا ہے اور عرض تیئیس ۳۰ درجے اور تا الیس ۴۲ دقیقے ہے
اور عرض آخر اوسکا چھبیس درجے اور چھتیس ۳۶ دقیقے ہے فائدہ درجہ بقول بطلیموس کے
پچیس فرسنگ کا ہوتا ہی اور بقول بعض کے بائیس ۲۲ فرسنگ کا ہی اور بقول ابو ریحان کی